

تجاویز

مسلمان اس ملک میں دوسری بڑی اکثریت ہیں ملک کی تعمیر و ترقی کا ہر خواب ان کے بغیر ادھورا ہے۔ آزاد ہندوستان کے تریسٹھ سالوں میں مسلمانوں نے عظیم کارنامے انجام دئے ہیں ان سب کے باوجود یہ بھی تلخ سچائی ہے کہ آزادی کے بعد سے اب تک مختلف طریقوں سے مسلمانوں کو پریشان کرنے اور ان کے مذہبی و اقلیتی حقوق سلب کرنے کی منظم کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔ مسلمانوں کو پریشان کرنے کے لئے ”قانونی راستہ“ بھی اختیار کیا جاتا رہا ہے ماضی میں کئی قوانین ایسے بنائے گئے جن کی براہ راست زد اسلامی قوانین یا مسلمانوں کے حقوق پر پڑتی تھی۔ اکابر علماء اور مخلص مسلمانوں کی جدوجہد سے ان قوانین میں تبدیلی کروائی گئی اور خلاف شریعت و اقلیت مخالف اصول کو حذف کروایا گیا۔ اب پھر چار قوانین ایسے سامنے لائے گئے ہیں جن سے اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے حقوق غیر معمولی طریقے پر متاثر ہو رہے ہیں بلکہ ان میں سے ایک قانون (مفت اور لازمی حق تسلیم قانون) پورے ملک کے تعلیمی نظام اور تمام باشندگان ملک کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے مقامی ذمہ داران اور آئینی حقوق بچاؤ تحریک مالگاڈوں کی جانب سے منعقدہ اس خصوصی اجلاس میں حکومت ہند سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ ان قوانین میں مناسب حذف و ترمیم کر کے ان قوانین کے مندرجہ بالا اصولوں کو ختم کرے۔ چنانچہ درج ذیل تجاویز اس خصوصی اجلاس کے ذریعے پیش کی جا رہی ہیں۔

تجویز نمبر ۱:

مفت اور لازمی حق تسلیم قانون سے مدارس اور اقلیتی تعلیمی اداروں کو مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

یہ قانون ملک کی معیاری تعلیم کے خلاف ہے یہ قانون اقلیتی تعلیمی اداروں کو سخت نقصان پہنچانے والا ہے اس قانون کے نفاذ کے بعد بارہویں کلاس تک امتحان کا سلسلہ ختم ہو جائے گا پڑھنے والے طلباء کو کوئی سزا نہیں دی جائے گی اسکول کے آس پاس رہنے والے بچے فیصد طلباء کو اسکول میں داخلہ دینا ضروری ہوگا۔ اسکول کی انتظامیہ میں تین چوتھائی والدین یا گارجین ہونگے جن میں پچاس فیصد عورتیں ہوں گی اس ایکٹ میں صحت اور جسمانی تعلیم کو بھی رکھا جائے جس کے ذریعے جنسی تعلیم کے نام پر بے حیائی اور جنسی اتار کی کے دروازے کھلیں گے۔ ان تمام نقصانات کے علاوہ اس قانون کی براہ راست زد دینی مدارس پر پڑے گی اور مدارس کو بند کرنا پڑے گا۔ ہم حکومت ہند سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مفت اور لازمی حق تعلیمی قانون میں اس طرح ترمیم کرے جس سے ملک کی معیاری تعلیم کی حفاظت ہو سکے۔ مدارس اسلامیہ (جو ملک کی جنگ آزادی میں شریک رہے ہیں اور وطن عزیز کے عظیم خدمت گزار تعلیمی مدارا ہیں) مکمل طور پر آزادی کے ساتھ خدمات انجام دے سکیں اور آئین ہند میں اقلیتوں کو دیا گیا حق باقی رہے اور اس کے سایے میں اقلیتیں بالخصوص مسلمان اپنے تعلیمی ادارے اہتمام کے ساتھ چلا سکیں۔

تجویز نمبر ۲:

مضبوط متحکم اور اوقاف جائیدادوں کو محفوظ رکھنے والا وقت ایکٹ نافذ کیا جائے۔

اس قانون کی بعض دفعات کی وجہ سے ہزاروں اوقاف جائیدادیں (جو ہمارے آباء و اجداد نے تعلیمی، اصلاحی، رفاہی اور سماجی کاموں کے لئے وقف کی تھیں) حکومت کے قبضے میں ہیں یا بہت ہی کم کرایہ پر کسی کے استعمال میں ہیں۔ وقت ایکٹ ۲۰۱۷ء میں غیر رجسٹرڈ وقت کو عدالتی چارہ جوئی سے محروم قرار دیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو وقت جائیدادیں وقت بورڈ میں رجسٹرڈ نہ ہوں وہ عدالت کی نگاہ میں وقت نہیں مانی جائیں گی اور اس طرح ہزاروں وقت جائیدادیں مسلمانوں کے ہاتھ سے چلی جائیں گی۔ اسلام کی ہدایت کے مطابق جو جائیداد وقت کر دی گئی وہ قیامت تک وقت رہے گی۔ اس کے وقت ہونے کی حیثیت کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ سپریم کورٹ نے بھی وقت کے متعلق یہی فیصلہ کیا ہے۔ لہذا ہم حکومت ہند سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسا وقت ایکٹ بنائے جس کے ذریعے وقت جائیدادوں کی حفاظت ہو اور جن وقت جائیدادوں پر ناجائز قبضے ہیں ان پر موجود قبضے کو ختم کر کے مقاصد وقت میں انہیں استعمال کرنے کی سہولت فراہم ہو سکے۔ پورے ملک میں بکھری ہوئی ہزاروں وقت جائیدادیں اگر

حکومت کو ادارہ باپ حکومت کو فوری توجہ دینی چاہئے اور کسی بھی نال مٹول کے بغیر وقت جاسید ادیں مسلمانوں کے حوالے کرنی چاہئے۔

تجویز نمبر ۳ :

ڈائریکٹ ٹیکس کوڈ سے غیر منافع بخش تعلیمی اداروں اور مذہبی عبادت گاہوں کو مستثنیٰ قرار دیا جائے۔
ایکم ٹیکس کے قانون میں تبدیلی لائی جا رہی ہے اور نیا قانون ڈائریکٹ ٹیکس کوڈ کے نام سے تیار کیا گیا ہے جو ابھی زیر غور ہے۔ یہ قانون ملک کے مذہبی اور رفاہی اداروں کے لئے نقصان دہ ثابت ہو گا اور ہر طرز کے رضا کار اداروں، مذہبی تعلیم گاہوں اور عبادت گاہوں پر ٹیکس لگ جائے گا ظاہر بات ہے کہ غیر منافع بخش تعلیمی اداروں اور مذہبی عبادت گاہوں (مسجد، مندر، چرچ، گرو دوارہ، آتش کدہ) پر ٹیکس لگے گا تو غیر معمولی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قانون سے رضا کار تعلیمی اداروں بالخصوص مدارس اسلامیہ اور مکاتب دینیہ کو اور مذہبی عبادت گاہوں بالخصوص صاحب کو مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

تجویز نمبر ۴ :

یوپی میں زرعی جائیداد میں عورتوں کو حصہ دیا جائے۔
شرعی قانون میں وراثت کے متعلق واضح ہدایت موجود ہے قرآن کریم کی سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ نے وراثت کے قوانین تفصیل سے بیان فرمائے ہیں ان ہی قوانین کے پیش نظر مسلمانوں میں وراثت تقسیم ہوتی ہے شرعی قانون کے مطابق ترکے میں مردوں اور عورتوں دونوں کا حصہ ہے اور قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں ہر ایک کے حصے کی ادائیگی فرض ہے۔ یوپی میں ایک قانون زرعی جائیداد میں حق وراثت کے سلسلے میں بنایا اور نافذ کیا گیا ہے جس کی رو سے کاشت کی زمین میں سے عورتوں کو حصہ نہیں دیا جاتا۔ یہ قانون شرعی قانون سے ٹکراتا ہے اور قرآنی ہدایت کے بالکل خلاف ہے اس لئے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ یوپی میں نافذ شدہ اس قانون سے مسلمانوں کو مستثنیٰ قرار دیا جائے اور اسلامی قانون کے مطابق کاشت کی زمینوں سے بھی عورتوں کو حصہ دیا جائے۔

مخانب : آئینی حقوق بچاؤ تحریک آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، شاخ مالیگاؤں